روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 30-اپریل 2015ء 10رجب 1436ہجری 30شہادت 1394ھش جلد 65-100 نمبر 99

چادر مجھے دے دیں

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چادر کی شدید ضرورت تھی۔ایک صحابیہ نے اپنے ہاتھ سے چادر بن کر آپؐ کی خدمت میں پیش کی۔آپؐ اسے زیب تن کر کے صحابہ کی مجلس میں آئے تو آپ کے جسم مبارک پر وہ بہت جچ رہی تھی۔مگر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ چادر مجھے دے دیں۔رسول اللہؐ جب مجلس سے واپس تشریف لے گئے تو چادر ان کو بھجوادی۔

دوسرے صحابہؓ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے بہت ناراض ہوئے۔کہ انہوں نے چادر کیوں مانگی۔مگر انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ چادر اس لئے مانگی تھی کہ مجھے بطور کفن پہنائی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع باب النساج حدیث نمبر 1951)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے 16-اکتوبر 1903ء کو قادیان کے مڈل سکول کی اعانت کے لئے باقاعدہ ماہانہ چندہ کی تحریک کے لئے اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا کہ:

”علاوہ لنگر خانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو میں نکلتا ہے جس کے لئے اکثر دوستوں نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے۔اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت تیار ہو جاتی ہے۔بلکہ بسا اوقات ان کے ماں باپ بھی اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں لیکن ان دنوں میں ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات میں پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے اسی روپیہ ماہوار دے کر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہیں مگر پھر بھی استادوں کی تنخواہیں ماہ بماہ ادا نہیں ہو سکتیں۔صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے۔علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتیں ضروری ہیں جو اب تک تیار نہیں ہو سکیں۔یہ غم علاوہ اور غموں کے میری جان کھا رہا ہے۔اس کی بابت میں نے بہت سوچا کہ کیا کروں۔آخر یہ تدبیر میرے خیال میں آئی کہ میں اس وقت اپنی جماعت کے مخلصوں کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اگر اس بات پر قادر ہوں کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے بھی کوئی ماہانہ چندہ مقرر کریں تو چاہئے کہ ہر ایک ان میں سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ نہ کچھ مقرر کرے جس کے لئے وہ ہرگز تخلف نہ کرے مگر کسی مجبوری سے جو قضاء وقدر سے واقع ہو۔“

پھر فرمایا:”میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا اور ان کے دلوں کو کھول دے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 621,620)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے حکم ربانی سے 1891ء کے شروع میں انفاق فی سبیل اللہ کا جو پودا لگایا تھا وہ 24 نومبر 1905ء کو مختلف ارتقائی ادوار میں سے گزرنے کے بعد نظام ”الوصیت“ کی صورت میں ایک عالمگیر تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا اور حضور نے فرمایا:

”یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔مجھے اس بات کا غم نہیں کہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔“

(رسالہ الوصیت،روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ خدا نے مجھے صدق سے بھری روحیں عطا کی ہیں۔تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ واقعی ان پاکیزہ روحوں نے ہمیشہ ہمیش کے لئے قابل رشک مثالیں انفاق فی سبیل اللہ کی قائم کی ہیں۔آپ نے فرمایا:

”میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔“

(سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 150)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔حضرت میر محمد اسحق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔حضرت میر محمد اسحق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیملیز کے 2ہزار 7صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1-خوردونوش 2-تعلیمی اخراجات 3-بچیوں کی شادی کے اخراجات 4-علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔جس پر کل 25 لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔اس کے باعث دفتر ہذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقا کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 27 مارچ 2015ء

س: حضرت مسیح موعود کے اشتہار شائع کرنے سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! اگران اشتہارات کو دیکھا جائے یہ شائع شدہ بھی ہیں یہ سب مذہبی دنیا کا ایک خزانہ ہیں۔ آپ کو ایک تڑپ تھی کہ تمام مذہب والوں کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ آپ اکیلے یہ کام کرتے تھے اور اس کے لئے سخت محنت کرتے ہیں۔ بڑی بڑی تصنیفات تو آپ کی ہیں ہی۔ آپ کی ہمدردیٔ خلق کی تڑپ چھوٹے اشتہارات کے ذریعہ سے بھی دنیا کی اصلاح کا درد ظاہر کرتی ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود دعوت الی اللہ پر کس طرح مستعد رہے؟

ج: فرمایا! باوجود بیماری کے آپ رات دن لگے رہتے تھے اور اشتہار پر اشتہار دیتے رہتے تھے۔ لوگ آپ کے کام کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ ایک اشتہار دیتے تھے اس کا اثر دور نہیں ہوتا تھا اور اس کی وجہ سے مخالفت میں جو جوش پیدا ہوتا تھا وہ بھی کم نہ ہوتا تھا کہ دوسرا اشتہار آپ شائع کر دیتے تھے۔ ذرا سا جوش ٹھنڈا ہونے لگتا تو فوراً دوسرا اشتہار شائع فرما دیتے تھے جس کی وجہ سے پھر مخالفت کا شور بپا ہو جاتا۔ آپ نے رات دن اسی طرح کام کیا اور یہی ذریعہ کامیابی کا ہے۔

س: حضور انور نے جماعتوں کو دعوت الی اللہ کے لئے اشاعت مختصر فولڈرز کی طرف توجہ دلائی تو اس کا کیا فائدہ ہوا؟

ج: فرمایا! تین چار سال پہلے میں نے جماعتوں کو کہا تھا کہ ورقہ دو ورقہ بنا کر دعوت الی اللہ کا کام کریں اور اس کا ٹارگٹ بھی دیا تھا کہ لاکھوں کی تعداد میں ہونا چاہئے جس سے دین حق کی خوبصورت تعلیم کا بھی دنیا کو پتا لگے۔ جن جماعتوں نے اس سلسلے میں کام کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مثبت نتائج وہاں نکلے ہیں۔ سپین میں جامعہ کے طلباء کو میں نے بھیجا تھا انہوں نے بڑا کام کیا وہاں اور تقریباً تین لاکھ کے قریب مختلف پمفلٹ تقسیم کئے۔ اسی طرح اب جامعہ کینیڈا کے طلباء نے سپینش ممالک میں اور میکسیکو میں جا کر یہ اشتہارات تقسیم کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے دعوت الی اللہ کے میدان بھی بڑے وسیع ہوئے ہیں اور بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

س: خود پسندی کی بابت حضور انور نے کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! خود اشتہار شائع کرنے میں بعض اوقات خود پسندی بھی آ جاتی ہے کہ میرا نام بھی نکلے۔ صرف یہ اشتہاروں کی بات نہیں ہے باقی معاملات میں بھی جب خود پسندی اور شہرت کی دماغ میں بات سما جائے اور اس کے لئے کوشش کرے انسان تو پھر اس کا فائدہ کوئی نہیں ہوتا بلکہ نقصانات زیادہ ہوتے ہیں۔ اب تو دعوت الی اللہ کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی وسعت پیدا ہو چکی ہے کہ اگر کوئی افرادی طور پر پمفلٹ شائع کرے تو وہ بہت معمولی ہوگا۔ اس لئے اگر وہ فائدہ مند خیال کسی کے دل میں آتا ہے جس سے اشتہار بہتر طور پر بن سکے اور جاذب نظر بھی ہو۔ لوگوں کی توجہ کھینچنے والا بھی ہو مضمون بھی اس میں اچھا ہو تو وہ جماعتی نظام کو پھر دے دینا چاہئے۔ اگر اس قابل ہو تو پھر جماعتی نظام اس کو شائع کرتا ہے۔

س: جماعت احمدیہ میں ابتداء میں کس قسم کے لوگ شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ پہلی قسم تو وہ ہے...... کہ جو میرے دعوے کو سمجھ کر اور سوچ کر احمدی ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری بعثت کی غرض کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جس رنگ میں پہلے انبیاء کی جماعتوں نے قربانیاں کی ہیں اسی رنگ میں ہمیں بھی قربانیاں کرنی چاہئیں مگر ایک اور جماعت ایسی ہے جو صرف حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وجہ سے ہمارے سلسلے میں داخل ہوئی ہے۔ ان کو بعثت کی غرض نہیں پتا ...... تیسری جماعت بعض نوجوانوں کی ہے جن کے دلوں میں گو دین کا درد تھا مگر قومی طور پر نہ کہ مذہبی طور پر وہ چاہتے تھے کہ کوئی جتھہ ہو یعنی مذہبی طور پر کوئی درد نہیں تھا لیکن چاہتے تھے کہ کوئی جتھہ ہو ایک اکٹھ ہو۔ تو ایسے لوگ بھی جماعت میں شامل ہوئے۔

س: دنیا میں ترقیات کے ذرائع اور دین میں ترقیات کے ذرائع کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: دنیا میں ترقیات کے جو ذرائع سمجھے جاتے ہیں وہ بالکل اور ہیں اور دین میں جو ترقیات کے ذرائع سمجھے جاتے ہیں وہ بالکل اور۔ انجمنیں اور طرح ترقی کرتی ہیں اور دین اور طرح۔ دین کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اخلاق کی درستی کی جائے۔ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا گیا ہو، نمازیں پڑھی جائیں تاکہ روحانیت میں ترقی ہو، روزے رکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کیا جائے۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا جائے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں کریں گے تو دنیا کی نگاہ میں تو ہم پاگل قرار پائیں گے مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم سے زیادہ عقلمند اور کوئی نہیں ہوگا۔ اگر تم چاہو کہ تم ضرورت کے موقع پر جھوٹ بھی بول لیا کرو، دھوکہ فریب کر لیا کرو، چال بازی سے کام لے لیا کرو، غیبت اور چغلی سے بھی کبھی کبھی فائدہ لے لیا کرو اور پھر یہ امید رکھو کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو جائے تو یاد رکھو تمہیں ہرگز وہ کامیابی حاصل نہیں ہوگی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔

س: قادیان میں جماعت احمدیہ کا پرائمری سکول کس طرح جاری ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ جب میں اس سرکاری پرائمری سکول میں پڑھنے گیا اور دوپہر کو میرا کھانا آیا اس روز کلیجی پکی ہوئی تھی۔ اس وقت میاں عمر دین صاحب نے مجھے گوشت کھاتے دیکھ کہ تعجب کیا گویا کہ گوشت کھانا اچھا نہیں۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ آریہ ماسٹر سکھلاتے تھے کہ گوشت خوری ظلم ہے اور بہت بری چیز ہے اور اس سے بچنا چاہئے۔ غرض آریہ مدرس اس قسم کے اعتراضات کرتے رہتے اور لڑکے گھروں میں آ کر بتاتے کہ وہ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ آخر یہ معاملہ حضرت مسیح موعود کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا جس طرح بھی ہو سکے جماعت کو قربانی کر کے ایک پرائمری سکول قائم کر دینا چاہئے۔ چنانچہ پرائمری سکول کھل گیا۔

س: مڈل اور ہائی سکول قادیان ابتداء میں کیسے جاری ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خان صاحب ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ انہیں سکولوں کا بڑا شوق تھا چنانچہ انہوں نے ملیر کوٹلے میں بھی ایک مڈل سکول قائم کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس سکول کو مڈل کر دیا جائے یعنی قادیان والے کو۔ میں وہاں سکول کو بند کر دوں گا اور وہ امداد یہاں دے دیا کروں گا۔ چنانچہ قادیان میں مڈل سکول ہو گیا۔ پھر بعد میں کچھ نواب محمد علی صاحب اور کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شوق کی وجہ سے فیصلہ کیا گیا کہ یہاں ہائی سکول کھولا جائے چنانچہ پھر یہاں ہائی سکول کھول دیا گیا لیکن یہ ہائی سکول پہلے نام کا تھا کیونکہ اکثر پڑھانے والے انٹرنس پاس تھے اور بعض شاید انٹرنس فیل بھی لیکن بہرحال ہائی سکول کا نام ہو گیا زیادہ خرچ کرنے کی جماعت میں طاقت نہ تھی اور نہ ہی خیال پیدا ہو سکتا تھا لیکن آخر یہ وقت بھی آ گیا کہ گورنمنٹ نے اس بات پر خاص زور دینا شروع کیا کہ سکول اور بورڈنگ بنائے جائیں نیز یہ کہ سکول اور بورڈنگ بنانے والوں کو امداد دی جائے گی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد خلافت میں یہ سکول بھی بنا اور بورڈنگ بھی۔ پھر آہستہ آہستہ عملے میں اصلاح شروع ہوئی اور طلباء بڑھنے لگے پہلے ڈیڑھ سو تھے پھر تین چار سو ہوئے پھر سات آٹھ سو ہو گئے اور مدتوں تک یہ تعداد رہی اب تین چار سالوں میں آٹھ سو سے ایک دم ترقی کر کے سکول کے لڑکوں کی تعداد سترہ سو ہو گئی ہے اور میں نے سنا ہے کہ ہزار سے اوپر لڑکیاں ہو گئی ہیں گویا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر تقریباً تین ہزار بن جاتی ہیں۔ پھر مدرسہ احمدیہ بھی قائم ہوا اور کالج بھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مدرسہ احمدیہ میں بھی میری گزشتہ تحریک کے تحت طلباء بڑھنے شروع ہوئے اور پچیس تیس طلباء ہر سال آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ بڑھتا رہا تو مدرسہ احمدیہ اور کالج کے طلباء کی تعداد چھ سات سو تک یا اس سے بھی زیادہ تک پہنچ جائے گی اور اس طرح ہمیں سو مربی ہر سال مل جائے گا۔

س: احمدیت قبول کرنے پر مشکلات اٹھانے والے افراد قادیان آتے تو ان کی رہائش کہاں ہوتی تھی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے گھر کی ہر ایک کوٹھڑی ایک مستقل مکان تھا۔ یعنی ہر کمرہ جو تھا اس میں خاندان آباد تھے۔ ایک ایک کمرہ جو تھا ایک ایک خاندان کو ملا ہوا تھا اور مکان بن گیا تھا جس میں کوئی نہ کوئی مہمان یا مہاجر خاندان رہتا تھا۔ غرض یہ بوجھ انسانی طاقت اور برداشت سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ ہر صبح جو چڑھتی اپنے ساتھ تازہ تازہ ابتلاء اور تازہ ذمہ داریاں لاتی اور ہر شام جو پڑتی اپنے ساتھ ساتھ تازہ ابتلاء اور تازہ ذمہ داریاں لاتی مگر (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) کی نسیم سب فکروں کو خس وخاشاک کی طرح اڑا کر پھینک دیتی اور وہ بادل جو ابتدائے سلسلہ کی عمارت کی بنیادوں کو اکھاڑ کر پھینک دینے کی دھمکی دیتے تھے تھوڑی ہی دیر میں رحمت اور فضل کے بادل ہو جاتے اور ان کی ایک ایک بوند کے گرتے وقت (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) کی ہمت افزا آواز پیدا ہوتی۔ یعنی اتنی سختی تھی لیکن پھر بھی یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور حالات بدلیں گے۔

س: حضرت مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں کی اعجازی رنگ میں حفاظت کا کون سا واقعہ بیان ہوا؟

ج: فرمایا! ایک رات آپ دوستوں سمیت سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی یعنی حضرت مسیح موعود کی اور دل میں ڈالا گیا کہ مکان خطرے میں ہے۔ آپ نے ان سب دوستوں کو جگایا اور کہا کہ مکان خطرے میں ہے اس میں سے نکل چلنا چاہئے۔ سب دوستوں نے نیند کی وجہ سے پرواہ نہ کی اور یہ کہہ کر سو گئے کہ آپ کو وہم ہو گیا ہے۔ مگر آپ کا احساس برابر ترقی کرتا رہا آخر آپ نے پھر ان کو جگایا اور توجہ دلائی کہ چھت میں سے چڑ چڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ مکان خالی کر دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا معمولی بات ہے ایسی آوازیں بعض جگہ لکڑی میں کیڑا لگنے سے آیا ہی کرتی ہیں۔ آپ ہماری نیند کیوں خراب کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے پھر اصرار کیا کہ اچھا آپ لوگ میری بات مان کر ہی نکل چلیں۔ آخر مجبور ہو کر لوگ نکلنے پر رضامند ہوئے۔ حضرت صاحب کو چونکہ یقین تھا کہ خدا میری حفاظت کے لئے مکان گرنے کو روکے ہوئے ہے

باقی صفحہ 7 پر

مکرم انور محمود خان صاحب

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

براعظم یورپ یا ریاست ہائے متحدہ یورپ اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں میں مذکور الٰہی اشارے

(قسط دوم آخر)

دوسری پیشگوئی 1924ء میں پوری ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ویمبلے کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن تشریف لائے اور آپ کا لیکچر احمدیت اس محفل میں پڑھا گیا۔ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت فضل لندن کی بنیاد رکھی۔ اس پر بیرونی اخبارات نے جو تبصرے کئے ان میں سے چند ایک مختصراً پیش ہیں۔

ڈاکٹر والر واش جوفری چرچ کے سربراہ تھے اور خود فصیح البیان مقرر تھے انہوں نے یہ تاثر پیش کیا:

''مَیں نہایت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔قانون کے ایک پروفیسر نے بیان کیا کہ جب وہ مضمون سن رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے۔ اور پھر کہا اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے تو اتنی زبردست کامیابی حاصل نہیں کرسکتے تھے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453)

مانچسٹر گارڈین نے 24/ستمبر 1924ء کی اشاعت میں لکھا:۔

''اس کانفرنس میں ایک ہلچل ڈالنے والا واقعہ جو اس وقت ظاہر ہوا وہ آج سہ پہر کو(۔) کے ایک نئے فرقہ کا ذکر تھا۔ نئے فرقہ کا لفظ ہم نے آسانی کے لئے اختیار کیا ہے ورنہ یہ لوگ اس کو درست نہیں سمجھتے۔اس فرقہ کی بنیاد کے قول کے بموجب آج سے چونتیس سال پہلے اس مسیح نے ڈالی جس کی پیشگوئی بائبل اور دوسری کتابوں میں ہے۔ اس سلسلہ کا یہ دعویٰ ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنے صریح الہام کے ماتحت اس سلسلہ کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ وہ نوع انسان کو(۔) کے ذریعہ خداتعالیٰ تک پہنچائے۔ ایک ہندوستان کے باشندے نے جو سفید دستار باندھے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ نورانی اور خوشکن ہے اور سیاہ داڑھی رکھتا ہے اور جس کا لقب ہز ہولی نس خلیفۃ المسیح الحاج میرزا بشیر الدین محمود احمد یا مختصراً 'خلیفۃ المسیح' ہے نے مندرجہ بالا تحدی اپنے مضمون میں پیش کی جس کا عنوان ہے''(۔) میں احمدیہ تحریک'' ......۔ آپ نے اپنے مضمون کو ایک پُر جوش اپیل کے ساتھ ختم کیا۔جس میں انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح اور اس نئی تعلیم کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا۔اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس پرچہ کے بعد جس قدر تحسین وخوشنودی کا چیئرز کے ذریعہ اظہار کیا گیا اس سے پہلے کسی پرچہ پہ ایسا نہیں کیا گیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 454)

(3) ''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ضعف وفساد واختلال''

حضرت مسیح موعود کو یہ الہام 1892ء میں ہوا جبکہ سلطنت برطانیہ اپنی ترقی کے جوبن پر تھی اور متعدد ممالک میں Colonies بن چکی تھیں۔ اس استعماری عروج کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ سلطنت برطانیہ کا عروج مزید آٹھ سال رہے گا۔اس کے بعد انحطاط ،فساد اور پراگندگی پھیلے گی۔اُس زمانے میں یہ کہا جاتا تھا کہ برطانیہ پر سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔دنیا کی ایک تہائی آبادی اس کے زیر اثر تھی۔ اور تین سو سال سے زائد عرصہ میں اس عروج کو پہنچی تھی۔ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے زوال کی خبر دی اور ٹھیک نویں سال میں جنوری 1902ء کو ملکہ وکٹوریہ کا وصال ہوا اور یہی سال برطانیہ کے زوال کا سال شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ برٹش ایمپائر کے ویب سائٹ پر اس عنوان کے تحت ایک باب باندھا گیا''استعماریت کی موت اور قومیت کی پیدائش''۔اس میں یہ لکھا گیا:۔

"The Edwardian era (1901-1910) was one of the intense concern over the decline of British naval and Commercial dominance".

''یعنی ایڈورڈ کا دور(10-1901ء) وہ عرصہ ہے جس میں برطانیہ کی نیوی اور تجارتی برتری کو دھچکا لگا اور زوال شروع ہوگیا''۔

آگے چل کر لکھا کہ جرمن ،روسی ،فرانسیسی اور جاپانی نیوی کی قوتوں نے برطانیہ کی برتری پر قابو پا لیا۔ ادھر امریکہ نے پانامہ کینال کا معاہدہ کرکے برطانیہ کی پانی کی قوت کو پسپا کردیا۔تمام استعماری آبادکاریاں جو 20 کے قریب تھیں ایک ایک کرکے خودمختار ہوتی گئیں اور صدی کی آخری چوتھائی میں برطانیہ اپنی حدود میں آگیا اور ساری کالونیاں آزاد ممالک بن گئیں۔

جرمنی کے بارہ میں دو بابرکت رؤیا

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر جب جرمنی مشرقی اور مغربی حصہ میں تقسیم ہوچکا تھا حضرت مرزا ناصراحمد نے آکسفورڈ میں ایک رؤیا دیکھی کہ جیسے جرمنی کا نقشہ ہے لیکن متحدہ جرمنی ہے۔آپ کی یہ خواب 45 سال بعد 1989ء میں پوری ہوئی اور جب دنیا 10 نومبر بروز جمعہ صبح اٹھی تو دیکھا کہ دیوار برلن گرچکی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا رؤیا "Friday the 10th" اس رنگ میں پورا ہوا کہ جرمنی پھر ایک بڑے ملک کی طرح دنیا کے نقشے پر ظاہر ہوا۔ اتحاد جرمنی،اتحاد اقوام یورپ کی پہلی منزل تھی۔اس کے بعد لحظہ بہ لحظہ یہ اتحاد اقوام کا عمل جاری رہا اور 1993ء میں یورپین پارلیمنٹ قائم ہوئی جس میں یورپ کے 27 ممالک شامل ہیں۔ چونکہ یہ اتحاد یورپ بغیر توپ وتفنگ کے ہوا ہے اس لئے اس کی اساس انسانی بہبود اور آپس میں رواداری کا تقاضا کرتی ہے۔

خداتعالیٰ نے حضرت مرزا ناصراحمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری کئے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ دنیا کا کوئی مدبر،مفکر اور دانشمند ایسا نہیں جس نے اس کو دہراتے وقت یہ نہ کہا ہو کہ یہ ضرورت زمانہ ہے۔اور ایک نادر نعرہ ہے جو ساری انسانیت میں بھائی چارہ کی اساس کے لئے ایک پُرتاثیر کلمہ ہے۔

اب آیئے یہ دیکھیں کہ 2003ء سے حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کس طرح امن عالم اور قیام اتحاد اقوام کا پرچار فرمارہے ہیں۔ 22/اکتوبر 2008ء کو حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کی پارلیمنٹ سے خطاب کیا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے سال میں آپ نے عالمی مسائل جو انسانیت کو موجودہ دور میں درپیش ہیں اور ان سے کس طرح نجات مل سکتی ہے اور کیسے دین حق کی حسین اور پُرامن تعلیم امن عالم کی ضامن ہے کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے دینی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی فرمائی۔

2012ء میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوبلنز جرمنی میں ان کے ملٹری ہیڈکوارٹرز میں دینی تعلیمات،حب الوطنی اور وفاداری کے عنوان پر خطاب کیا۔ اور اس پہلو سے غلط العام نظریہ کہ'' اسلام تشدّد کی تعلیم دیتا ہے'' کا ردّ فرمایا۔آپ نے ملک سے وفاداری اور''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان'' کی نہایت پُراثر تفسیر بیان فرمائی۔

مارچ 2012ء میں آپ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی نویں امن کانفرنس میں خطاب فرمایا جو بیت الفتوح میں منعقد کی جاتی ہے۔اس خطاب میں آپ نے جوہری توانائی سے لیس عالمی جنگ عظیم کے امکانات کا تجزیہ فرمایا اور سارے ممالک کو خبردار کیا کہ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی اور بین الاقوامی مسائل میں افہام وتفہیم کا رویہ اختیار نہ کیا تو ہولناک نتائج سامنے آئیں گے۔

اس شہزادۂ امن نے جون 2012ء میں امریکہ کی کانگریس سے خطاب فرمایا اور راہِ امن کے عنوان سے ایک مبسوط خطاب فرمایا جس میں خدائی تائیدونصرت کا نشان 'نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ' کا عظیم الشان مظاہرہ دنیا نے مشاہدہ کیا۔

ابھی سال 2012ء ختم نہیں ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برسلز تشریف لے گئے جہاں آپ نے شہرہ آفاق ایڈریس یورپین پارلیمنٹ میں پیش کیا۔

آپ نے فرمایا:''یورپین یونین کا قیام یورپین ممالک کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے کیونکہ یہ تمام براعظم کو متحد کرنے کا ذریعہ ہے اور آپ سب کو اس اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے ہرممکن کوشش کرنی چاہئے ......۔یاد رکھیں کہ یورپ کی طاقت کا راز اس کے اس طرح باہم ایک ہونے اور متحد رہنے میں ہے۔ایسا اتحاد نہ صرف آپ کو یہاں یورپ میں فائدہ دے گا بلکہ عالمی سطح پر بھی اس براعظم کو اپنی مضبوطی اور اثر رسوخ قائم رکھنے میں مد ہوگا۔......... درحقیقت دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہوجائے۔کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے۔فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور Freedom of Movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تاکہ دنیا باہم متحد ہوجائے۔......مزید یہ کہ اگر صرف وہ ممالک جو اقوام متحدہ میں ویٹو پاور رکھتے ہیں اس بات کو سمجھ جائیں کہ ان سے بھی ان کے اعمال کی جواب طلبی کی جائے گی تو حقیقی طور پر انصاف قائم ہوسکتا ہے۔درحقیقت مَیں اس سے ایک قدم اَور آگے جاؤں گا کہ ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک سطح پر نہیں ہیں''۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ نے یورپین پارلیمنٹ کو امن عالم کے لئے ایک اہم اقدام تصور کیا اور جیسا کہ اس پارلیمنٹ کے تمام 27 ممالک کو برابر کا حق حاصل ہے اور کسی کو ویٹو پاور نہیں ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ جن بنیادوں پر اس کا قیام عمل میں آیا ہے ریاست ہائے متحدہ یورپ ایک خواب

نہیں بلکہ مستقبل قریب میں ایک حقیقت کی طرح ابھرے گا۔

حضور ایدہ اللہ کے اس مایۂ ناز خطاب کا کیا اثر ہوا اور جو مختلف ممالک کے مندوبین شاملِ کانفرنس تھے ان کے کیا تأثرات تھے، ذیل میں چند ایک تاثرات درج ذیل ہیں جو زبان حال سے یہ گواہی پیش کر رہے ہیں کہ۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

Bishop Dr. Amen Howard نے جو سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں نہ صرف حضور انور ایدہ اللہ کی مقناطیسی قوت قدسیہ کا واشگاف الفاظ میں ذکر کیا بلکہ وہ الفاظ استعمال کئے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہے۔ Dr. Amen فرماتے ہیں:

''یہ شخص جادوگر نہیں لیکن اس کے الفاظ جادو کا اثر رکھتے ہیں۔ لہجہ دھیما ہے لیکن اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت وشوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأتمند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہوسکتا ہے۔ اور یہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ **مَیں (دین حق) کے بارہ میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا اب حضور کے خطاب نے (دین حق) کے بارہ میں میرے نقطۂ نظر کو کلیۃً تبدیل کر دیا ہے''۔**

یہ الفاظ احرار یورپ کے مزاج کی تبدیلی کی تصویر ہے۔

دنیا کی مشہور خبر رساں ایجنسی CNN نے اپنی ویب سائٹ پر یہ درج کیا۔

(ترجمہ):''دینی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔ کرنسی کے معاملہ میں ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور Freedom of Movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تا کہ دنیا باہم متحد ہو''۔

ان فقرات کی سرخیاں یہ تھیں: "Quote of the Day" یہی فقرہ دین کی تعلیم کا لب لباب ہے جو حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا۔

سپین کے ایک عالم اور متعدد کتب کے مصنف نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:

''خدا آپ پر بہت مہربان ہے اور مَیں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔ مَیں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصہ سے مَیں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اس کے ساتھ ہو''۔

محترمہ Racio Lopez جو کہ Toledo کی کانگریس وومین ہیں نے اپنے تاثرات یوں تحریر فرمائے:۔

''اس تقریب نے دوستی اور بھائی چارہ کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے (Constant Renovation)۔ عزت مآب مرزا مسرور احمد کی قیادت میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی باہم مل جل گئے ہیں۔ دنیا جو اپنے نشے میں دھت چلی آرہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے۔ ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارہ میں جاننا ہی ایک اعزاز کی بات ہے۔ اس بات سے کیا چیز خوبصورت ہوسکتی ہے کہ آپ کے امام سے کچھ تبادلۂ خیال ہو جائے۔ یا ان کی تشدد کے خلاف تقریر کو غور سے سنا جائے۔ مَیں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں اور مَیں اس مرد خدا کی طرف سے عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ مَیں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔ خدا ہمیشہ آپ پر مہربان رہے''۔

دو درجن سے زائد تأثرات الفضل میں شائع ہو چکے ہیں اور قارئین 27/دسمبر 2012ء کی اشاعت میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ صرف یہ چند پیش کئے گئے ہیں جن سے اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا تھا وہ من وعن نہ صرف پورا ہوا بلکہ یورپ کے 733 ملین باشندگان کے لئے ان کی پارلیمنٹ سے نشر ہوا۔ **2013ء میں بھی امن عالم کا یہ سفر جاری رہا اور حضور اقدس نے دنیا کے کناروں تک یہی پیغام پہنچایا۔**

یہ تمام امور جن کا اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے ان سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ الٰہی بشارت کہ دنیا متحد ہو جائے اور ان خطوط پہ یہ اتحاد عمل میں آئے جو کہ (دین حق) نے تجویز کئے اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نے پیش فرمائے۔ اور مختلف ادوار میں ہم نے اس مقصد کو قریب تر آتے دیکھا جو حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد تھا۔ ریاست ہائے متحدہ یورپ کا قیام لحظہ بہ لحظہ معرض وجود میں آنے کو ہے۔ آج 30 تو کل تمام 50 ممالک اس میں شامل ہو کر ایک متحدہ یورپ دنیا کے نقشے پر ابھرتے دیکھیں گے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ دیوار کی تحریر پڑھ سکیں اور جائزہ لیں کہ الٰہی اشارے کس طرف ہیں۔ حضور اور آپ کے تمام خلفاء اس اتحاد عالم کے داعی ہیں اور تمام دنیا اسی صورت میں امن کا گہوارہ بن سکتی ہے جب وہ احمدیت سے روشناس ہو اور اس کی تعلیمات کو حرز جان بنائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

مکرم نصیر احمد صاحب

انسانی جسم میں خوراک کی اہمیت

اگر غذا زندگی کے لئے ضروری ہے تو اس کی زیادتی صحت کے لئے نقصان دہ بھی ہے

غذا ہر جاندار کی بقاء کیلئے بے حد ضروری ہے۔ غذا جسم میں ایندھن کا کام دیتی ہے۔ اس سے صرف پیٹ بھرنے کا ہی کام نہیں لینا چاہئے بلکہ ایسی غذا کا انتخاب کرنا چاہئے جو ہمارے جسم کو بھرپور توانائی بھی فراہم کرے۔ غذا مناسب ہو تو جسم کا نظام بھی درست رہتا ہے۔

غذا اور صحت لازم وملزوم ہیں۔ غذا کے پکانے اور کھانے میں احتیاط ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کا عجیب نظام بنایا ہے۔ اس میں ٹھوس اور سیال دونوں مادے موجود ہیں۔ دانت، ہڈیاں، کھوپڑی سخت ہیں تو خون رقیق مادہ ہے۔ دل، جگر، گردے نرم اعضاء ہیں۔

بنیادی طور پر جسم خلیوں سے بنا ہے اور یہ خلیہ ہی حیات کی اکائی ہے۔ خلیے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ ان کی مرمت بھی ہوتی ہے اور نئے خلئے بھی بنتے رہتے ہیں۔ ان خلیوں کی تعمیر ومرمت کے لئے غذا انتہائی اہم ہے۔

اسلامی طب پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ غذا کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ غذا سے علاج کیا گیا پھر دوسرے نمبر پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

رسول کریمؐ کے پاس اس وقت کے مدینہ منورہ کے طبیب آئے اور کہا کہ ہمارے پاس کوئی مریض نہیں آتا ہم بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ لوگ پیٹ پوری طرح بھرنے سے قبل کھانے سے ہاتھ روک لیتے ہیں۔ ان کی صحت مندی کا راز کم خوری ہے۔ آپؐ نے فرمایا معدہ انسانی جسم میں حوض کی مانند ہے اس سے نالیاں جسم کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں اگر معدہ تندرست ہوگا تو یہ نالیاں صحت مند اشیاء لے کر جائیں گی ورنہ یہ نالیاں بیماری لے کر جائیں گی۔

طب جدید نے اسلام کی سینکڑوں برس پہلے کی کہی گئی ان باتوں کو سو فیصد درست قرار دیا ہے۔ آج کے ڈاکٹر بھی غذا کو صحت کے لئے مفید قرار دیتے ہیں۔

لہسن و پیاز صحت کے لئے بہت اہم ہیں۔ یہ ہائی بلڈ پریشر سے بچاتے ہیں۔ خاص طور پر لہسن دائمی نزلہ وزکام سے بچاتا ہے۔ اسے کچا کھایا جائے تو بہت مفید ہے۔ خون کی تنگ نالیوں کو کشادہ کرتا ہے۔ خون کو پتلا رکھتا ہے۔ دل کے حملے سے بچاتا ہے۔ بھوننے سے ان کی افادیت میں قدرے کمی آجاتی ہے۔

لہسن پیاز کے بعد ہری سبزیاں قدرت کا ایک عظیم تحفہ ہیں۔ ان میں پروٹین سے لے کر کیلشیم اور تیل شامل ہوتا ہے اور وہ خاص جز بھی شامل ہے جو چربی اور تیل کو جسم میں ''حیاتین الف'' میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس حیاتین کی کمی سے آنکھیں متاثر اور بینائی میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

غذا سے اگر زندگی کی بقاء ہے تو اس کی زیادتی صحت کے لئے خطرناک بھی ہے۔ ''ذیابیطس'' (شوگر) کے مرض کی ایک اہم وجہ بسیار خوری بھی ہے۔ اس مرض پر غذا کو کنٹرول کرنے سے قابو پایا جاسکتا ہے۔

غذا کی بھی قسمیں ہیں۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق غذا کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر ایک کی اپنی اپنی افادیت اور اہمیت ہے۔ توانائی دینے والی غذا میں کاربوہائیڈریٹ سرفہرست ہے۔ یہ ہمیں نشاستہ، آلو، دلیا، شکر، مٹھائیاں، مربے، شربت، چاول وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ان کا استعمال اعتدال سے کرنا چاہئے۔

پروٹین (Protien)

پروٹین سے ہمارا جسم قوت حاصل کرتا ہے۔ یہ جسم میں نئے ٹشو بناتی اور پرانے ٹشوؤں کی جگہ پر کرتی ہے۔ پروٹین ہمیں جانوروں اور سبزیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ جانوروں سے حاصل ہونے والی پروٹین کا بوجھ ہمارے گھریلو بجٹ پر خاصا پڑتا ہے۔ گوشت، مچھلی، مرغی، پنیر، انڈے اور دودھ وغیرہ سے سبزیوں کی نسبت زیادہ پروٹین ملتی ہے۔ چونکہ گوشت وغیرہ سے جو پروٹین حاصل ہوتی ہے وہ عام متوسط یا غریب آدمی آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا اس لئے وہ سبزیوں سے بآسانی پروٹین حاصل کر سکتا ہے۔ مٹر، پھلیاں، دالیں اور خشک میوہ جات میں وافر پروٹین پائی جاتی ہے۔

مختلف غذاؤں میں مختلف معیار کی پروٹین پائی جاتی ہے۔

گیہوں کا آٹا، دالیں اور چاول میں پائی جانے والی پروٹین سے جسم کو حرارت اور قوت ملتی ہے۔ جسمانی نشوونما کے لئے پروٹین بے حد اہم ہے۔ جن بچوں کو پروٹین نہیں ملتی ان کے قد اور وزن نہیں بڑھتے۔

پروٹین جسم میں شکر کو متناسب درجہ پر قائم رکھتی ہے۔ اس سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ جسم میں آکسیجن کی شمولیت کی رفتار باقاعدہ رہتی ہے۔ اس کی کمی سے خون کے سرخ ذرات جو پھیپھڑوں سے آکسیجن جسم کے مختلف حصوں کو مہیا کرتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

پروٹین کے لفظی معنی ''اولین مقام والے''

ہیں۔ غذا میں اسے اول مقام حاصل ہے۔ یہ ہر عمر کے لئے لازمی ہے۔

پروٹین کی کمی سے جہاں بچوں کی نشوونما نہیں ہوتی۔ خون کی کمی رہتی ہے۔ قد نہیں بڑھتا اسی طرح بڑوں میں پاؤں پر سوجن نمایاں لگتی ہے۔ جسم میں ناتوانی سی رہتی ہے۔ ایک بالغ آدمی کو روزانہ دو گلاس دودھ، ایک انڈا، پنیر، دال، مغزیات، وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔ لسی بھی بہت مفید مشروب ہے جو ہر عمر کے لوگوں کے لئے مفید ہے۔

وٹامنز (Vitamins)

بہت تھوڑی مقدار میں وٹامنز ہمارے جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ وٹامن دراصل لفظ ''ویٹاامین'' تھا جس کو پولینڈ کے ایک سائنس دان نے دریافت کیا۔ اس لفظ کا مطلب ہے ''زندگی اور صحت کا لازمی جز'' بعد میں یہ وٹامن کے طور پر معروف ہوا۔ اب تک بیس سے زیادہ وٹامن دریافت ہو چکے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ہونے کے باوجود انتہائی ضروری ہے۔ ان کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے گاڑی میں سارے کل پرزے درست ہوں، پٹرول بھی موجود ہو مگر گاڑی کو سٹارٹ کرنے کے لئے ''سپارک'' کی ضرورت ہوتی ہے جس سے پٹرول جلتا اور طاقت پکڑتا ہے۔ انسانی جسم میں بھی وٹامن (حیاتین) ''سپارک'' کا کام دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ملنے سے غذا جزو بدن بنتی ہے۔ وٹامن کئی قسموں کے ہیں اور ان کا حصول متوازن غذا سے ہی ممکن ہے۔ تازہ سبزیاں پھل، انڈے، دودھ اور گوشت و مچھلی ان کا اہم ذریعہ ہیں۔

چکنائی (Fats)

یہ انسانی جسم کو گرمائی اور توانائی دیتی ہے۔ یہ کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ یہ ہمیں مکھن، مارجرین سبزیوں کے تیل، مچھلی کا تیل، کریم پنیر، انڈوں اور دودھ سے حاصل ہوتی ہے۔

زیادہ چکنائی کھانے سے خون میں کولسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور دل کے امراض جنم لینے لگتے ہیں۔ پورے دن میں ایک چھٹانک (50 گرام) سے زیادہ چکنائی نہیں کھانی چاہئے۔

نمکیات (Minerals)

یہ جسم کے نظام کو درست رکھتے ہیں۔ ہماری روزمرہ کی خوراک میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں پہلے نمبر پر لوہا ہے۔ (Iron) جو کلیجی، گردے، دل اور انڈے وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آئرن کی کچھ مقدار گوشت، مچھلی، سبز پتوں والی سبزیاں، آلو اور پھلوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ ''لوہا'' جسم میں خون کے سرخ ذرات (Cells) کو بننے میں مدد دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے جسم کو آکسیجن مہیا ہوتی ہے۔

دوسرے نمبر پر کیلشیم (Calcium) اور فاسفورس (Phosphoras) ہے جو دانتوں اور جسم کی ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے۔ بچوں اور حاملہ عورتوں کے لئے بے حد ضروری ہے۔ عمر رسیدہ لوگوں کو بھی کیلشیم ضرور کھانا چاہئے کیونکہ اس عمر میں ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو روکنے کے لئے کیلشیم بہت ضروری ہے۔

یہ دودھ، انڈوں، مچھلی، روٹی اور سبزیوں میں ملتی ہے۔ تل بھی کیلشیم کا ایک ذریعہ ہیں اس کے علاوہ ہڈیوں کی یخنی میں بھی کیلشیم وافر اور مفت مل جاتی ہے۔

''سوڈیم'' یہ ہمارے جسم کے سیال میں نمک کی صورت میں موجود رہتا ہے۔

پانی (Water)

پانی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ایک عام آدمی کو روزانہ آٹھ سے دس گلاس پانی ضرور پینا چاہئے۔ پانی ہمارے جسم کے فاضل گندے مادے باہر نکالنے میں معاون ہوتا ہے۔

وٹامنز کا مختصر جائزہ

وٹامن اے: یہ بچوں کی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے۔ آنکھ کی بینائی اسی کی وجہ سے تیز ہوتی ہے۔ کھال اور جلد کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ دودھ، مکھن، پنیر، مچھلی اور گاجروں وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔

اس وٹامن کی کمی سے جلد پر خشکی نمودار ہونے لگتی ہے۔ جو بعد میں کھجلی بن کر پورے جسم پر پھیل جاتی ہے۔ بالوں میں کھردرا پن آ جاتا ہے۔ جلد کی رنگت بدلنے لگتی ہے۔ آنکھوں کی چمک معدوم ہو جاتی ہے اور وہ بے رونق نظر آنے لگتی ہیں۔ روشنی میں چندھیا جاتی ہیں اور شب کوری کا مرض بھی ہونے لگتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو نہ آنے کا سبب بھی اس وٹامن کی کمی اور نگاہ کی کمزوری ہوتا ہے۔ پالک، بتھوا، سلاد، کرم کلہ، مٹر، خوبانی، ٹماٹر میں وٹامن اے زیادہ ہیں اسے کھا کر مرض سے بچا جا سکتا ہے اور قابو بھی پایا جا سکتا ہے۔

وٹامن بی: وٹامن بی کی تعداد بارہ ہے جن کے مجموعہ کو وٹامن بی کمپلکس کہتے ہیں۔ ان کے قدرتی ذرائع یہ ہیں۔ خمیر، انڈے کی زردی، کلیجی، لوبیا، مٹر، چاولوں کی بھوسی، دالوں کی کونپلیں (دال بھگو کر رکھنے سے چند دن بعد جو کونپلیں پھوٹتی ہیں ان میں وافر مقدار میں وٹامن بی پائی جاتی ہے۔ چین میں سبزیوں کی دکانوں پر یہ کونپلیں ڈھیروں کے حساب سے اور بہت ہی سستی ملا کرتی ہیں)۔

وٹامن بی کی کمی سے جسم میں سستی غالب آ جاتی ہے۔ بدہضمی اور قبض ہوتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن زیادہ ہوتا ہے۔ اعصابی بیماریاں ہونے لگتی ہیں۔ وٹامن بی 2 کی کمی سے ہونٹ سوج کر پھٹ جاتے ہیں۔ خون بہنے لگتا ہے آنکھوں میں پانی آنے لگتا ہے، پڑھنے یا ٹی وی دیکھنے سے آنکھیں بوجھل ہونے لگتی ہیں۔ باچھیں بھی کٹ جاتی ہیں۔ یہ وٹامن دودھ، کلیجی، گردے، انڈے کی زردی میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن بی 3 اور وٹامن بی 5 یہ ہمیں جگر، کلیجی، اناج، مونگ پھلی، بادام، انڈے، پنیر، مچھلی، دودھ، گوشت، خمیر میں ملتا ہے۔

اس کی کمی سے بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں درد رہتا ہے۔ ذہن پر عجیب سا خوف و ہراس چھایا رہتا ہے۔ انسان کھویا کھویا اور بے چین رہنے لگتا ہے۔ بعض اوقات بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور وہم کا شکار ہونے لگتا ہے۔

وٹامن بی 5 کی کمی سے کھال کھردری ہونے لگتی ہے۔ ذہنی توازن بگڑنے لگتا ہے۔ پاؤں کے تلوے ہر وقت جلتے رہتے ہیں۔ بال بھی جوانی میں سفید ہونے لگتے ہیں۔ یہ ہمیں چاول کے بھوسے، مٹر، گیہوں، جو، کلیجی، دل، گردہ، انڈے کی زردی، اخروٹ، سویابین سے حاصل ہوتا ہے۔

غذا میں بکرے کی کلیجی شامل کرنے سے بہت سی شکایات سے نجات مل جاتی ہے۔ آلو بھی ضرور کھانے چاہئیں۔ بالوں کی سفیدی کے لئے کالے چنوں کا شوربہ ہفتے میں دو بار ضرور کھانا چاہئے۔

وٹامن بی 12 : یہ انسانی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس کی کمی سے خون میں سرخ ذرات بڑھ جاتے ہیں۔ کیل مہاسے بھی اس کی کمی سے نکلتے ہیں۔ یہ ہرے پتوں اور کلیجی و گردے میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن سی: اچھی صحت کے لئے یہ وٹامن بہت ضروری ہے۔ اس کی کمی سے جوڑوں میں درد، مسوڑوں میں جلن ورم اور دانتوں سے خون نکلتا ہے۔ یہ ہری ترکاریوں، گریپ فروٹ، ٹماٹر، مالٹا، املی، لیموں اور تازہ پھلوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے لہٰذا پھل یا سبزی کاٹ کر ڈھانپ کے رکھیں۔

وٹامن ڈی: اسے دھوپ کا وٹامن بھی کہتے ہیں۔ یہ وٹامن کیلشیم اور فاسفورس کے ساتھ مضبوط ہڈیوں اور دانتوں کی ساخت کے لئے ضروری ہے۔

مچھلی کے تیل اور دودھ والی چیزوں میں ملتا ہے۔ ہمارا جسم خود بھی وٹامن ڈی پیدا کرتا ہے۔ جب سورج کی روشنی جلد پر پڑتی ہے تو کھال کے نیچے جو چربی کی ایک تہہ ہوتی ہے اس میں موجود ''ارگوسٹرال'' وٹامن ڈی میں تبدیل ہو کر جمع ہوتا ہے۔ یہ پانی میں حل نہیں ہوتا چربی میں گھلتا ہے۔

اس کی کمی سے ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔ بچوں کے دانت دیر سے نکلتے اور ٹیڑھے بدوضع نظر آتے ہیں۔ ہڈیاں سیدھی رہنے کی بجائے مڑنے لگتی ہیں۔ ایسے تنگ مکان اور گلیاں جہاں دھوپ کا گزر نہ ہوتا ہو وہاں رہنے والے لوگ وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

بچوں کو وٹامن ڈی والی خوراک ضرور دینی چاہئیں ورنہ ان کے قد چھوٹے اور ہڈیاں مڑی تڑی ہو جاتی ہیں۔ دھوپ کے علاوہ دودھ، مکھن اور کلیجی ضرور کھلانا چاہئے۔

وٹامن ای: یوں تو سارے وٹامن ہی ضروری ہیں مگر جدید تحقیق سے ثابت ہو رہا ہے کہ وٹامن ای حیات بخش وٹامن ہے۔ گندم اس کا اہم ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ مکئی، سویابین، زیتون کا تیل، پستہ، گوبھی، پالک، مٹر، اخروٹ، کلیجی، انڈے کی زردی میں بھی موجود ہے۔ بغیر چھنا اناج بھی اس وٹامن کا ایک ذریعہ ہے۔

اس کی کمی سے خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں۔ خواتین کو 45 سال کی عمر کے بعد دس گناہ زیادہ یہ وٹامن کھانا چاہئے۔ (روزانہ 30 ملی گرام عام آدمی کو کھانا چاہئے) بوڑھے لوگوں کو بھی یہ وٹامن زیادہ کھانا چاہئے۔ صحت و توانائی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ چکی کا پسا ہوا آٹا اس کے لئے نعمت ہے۔ اسے عضلات کی وٹامن بھی کہتے ہیں اور دل بھی ایک عضلہ ہے یہ دل کے امراض میں بھی مفید ہے۔ اعصاب کو سکون ملتا ہے۔ تکان دور ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر میں بھی مفید ہے۔ اس سے خون میں گٹھلیاں نہیں بنتیں۔ زخم پر کھرنڈ آتا ہے اور زخم جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کے کھانے اور لگانے سے جلد کے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

اس وٹامن کے کھانے سے پیشاب آتا ہے۔ لہٰذا استسقائی کیفیت کے مریضوں کو سکون ملتا ہے۔

اس کو کھانے سے سانس نہیں پھولتا۔ خون کی بال جیسی باریک رگوں کی دیواروں کو مضبوط بناتی ہے۔ زخمی اور ٹوٹ پھوٹ والے دل کے لئے از حد ضروری ہے۔

خون کی فراہمی بحال کرنے میں مدد دیتی ہے۔

خون کی رگیں کشادہ ہوتی ہیں اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ اس سے دوران خون بہتر رہتا ہے جسم کے ہر عضلے اور ریشے کو آکسیجن ملتی رہتی ہے۔

اس کو توانائی اور جوانی کا وٹامن بھی کہتے ہیں۔

اسی سال سے زیادہ عمر کی باربرا کارٹ جس نے وٹامن پر ایک کتاب ''بک آف یوتھ'' لکھی ہے۔ وہ خود بھی اس وٹامن کی جیتی جاگتی مثال ہے جو اسی سال سے اوپر ہونے کے باوجود کہیں کم عمر دکھائی دیتی ہے۔

وہ لکھتی ہے کہ ''اس وٹامن کے مسلسل استعمال سے بڑھاپے کا عمل رک جاتا ہے جسم سمارٹ رہتا ہے، شخصیت دلکش ہوتی ہے''۔

یہ وٹامن جلی اور جھلسی ہوئی جلد کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ اس وٹامن کو افزائش نسل کا وٹامن بھی کہا جاتا ہے۔ بڑی عمر کے امراض کے تدارک کے لئے بھی یہ وٹامن بے حد مفید ہے۔ اس سے کمزوری اور تھکن کا احساس نہیں ہوتا۔

دل کی تکالیف، دل کے درد، جگر اور گردوں کی شکایات، پاؤں کی وریدوں کا پھولنا، جلنے کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

گویا یہ وٹامن ای .... زندگی ہے، جوانی ہے، توانائی ہے اور راحت ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 119204 میں ABDUR RASHEED

ولد Abdul Azeez قوم.......... پیشہ تدریس عمر 31 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wakajaye ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Indonesian Rupiha ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ABDUR RASHEED گواہ شد نمبر 1۔ Solih S/O Okutimirin گواہ شد نمبر 2۔ Nuruddin S/O Oyekola

مسل نمبر 119205 میں ABAYOMI IBRHIM

ولد Motajo قوم.......... پیشہ سول ملازمت عمر 41 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ede ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,73,251 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ABAYOMI IBRAHIM گواہ شد نمبر 1۔ Lateefa A T F.Motajo S/O Bello گواہ شد نمبر 2۔ Hamdallah Adenusi S/O Aqa Motajo

مسل نمبر 119206 میں ABDUL RAHMAN

ولد Adedokun قوم.......... پیشہ غیر ہنرمند مزدوری عمر 70 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Monatan ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ABDUL RAHMAN گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/O Ariyo گواہ شد نمبر 2۔ Nuruddin S/O Okkola

مسل نمبر 119207 میں RASHIDAT

زوجہ Adeleke قوم.......... پیشہ تدریس عمر 47 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ede ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 32,306 Naira ماہوار بصورت Teaching مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ RASHIDAT گواہ شد نمبر 1۔ Lukuman S/O Buari گواہ شد نمبر 2۔ Habeeblahi S/O Lawal

مسل نمبر 119208 میں TAOFEEK

ولد Aliu قوم.......... پیشہ سرکاری ملازمت عمر 31 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Zaria ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد TAOFEEK گواہ شد نمبر 1۔ Mahmud S/O Ishaq گواہ شد نمبر 2۔ Raji S/O Dadud

مسل نمبر 119209 میں LUQMAN

ولد Yaqoub قوم.......... پیشہ تدریس عمر 49 بیعت 1988ء ساکن Somolu ملک Lagos State, Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 32,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد LUQMAN گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Qahhan S/O Olowohma گواہ شد نمبر 2۔ Ishaq O Parakoyi S/O Parakoyi

مسل نمبر 119210 میں SOLIU

ولد Obisesan قوم.......... پیشہ ڈرائیور عمر 42 بیعت 2000ء ساکن Ogun State ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30,000 Naira ماہوار بصورت Driving مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد SOLIU گواہ شد نمبر 1۔ A.Rasaq S/O Tiamiyu گواہ شد نمبر 2۔ Hassan S/O Akintola

مسل نمبر 119211 میں AFEES

ولد Badmus قوم.......... پیشہ کاروبار عمر 39 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Idiroko ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد AFEES گواہ شد نمبر 1۔ Hassan S/O Akintola گواہ شد نمبر 2۔ Alhaj Nurdeen S/O Fehintola

مسل نمبر 119212 میں IBRAHIM

ولد Ajimoti قوم.......... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 38 بیعت 1989ء ساکن Festac ملک Lagos, Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ Room 30000 Naira، Nigeria 2۔ Plot & Building، Nigeria 3۔ Pick Up 1 5,00,000 Naira اس وقت مجھے مبلغ 80,000 Naira ماہوار بصورت Welding مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد IBRAHIM گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Azeez S/O Olawuyi گواہ شد نمبر 2۔ ABD.Hameed S/O Salaudeen

مسل نمبر 119213 میں KABIR

ولد Balogun قوم.......... پیشہ کاروبار عمر 30 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanke ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30,000 Naira ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد KABIR گواہ شد نمبر 1۔ A.Waheed S/O R.K Oladipo گواہ شد نمبر 2۔ Bola S/O Yusuf

مسل نمبر 119214 میں YISA AYNDE

ولد Apena قوم.......... پیشہ کاروبار عمر 68 بیعت 1987ء ساکن Leslie ملک Ilaro,Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ House 10,00,000 Naira Orita Karo اس وقت مجھے مبلغ 20,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 5000 Naira سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد YISA AYNDE گواہ شد نمبر 1۔ Mahmud S/O Alaka گواہ شد نمبر 2۔ Ishaq S/O Abdus Salam

مسل نمبر 119215 میں MUSA

ولد Sodiq قوم.......... پیشہ سول ملازمت عمر 30 بیعت 2014ء ساکن Ipokia ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد MUSA گواہ شد نمبر 1۔ Hassan S/O Akintola گواہ شد نمبر 2۔ Yusuf S/O Adeoli

مسل نمبر 119216 میں YUNUS

ولد Jimoh قوم.......... پیشہ ملازمت عمر 39 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 75,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد YUNUS گواہ شد نمبر 1۔ Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر 2۔ Qasim S/O Oyekola

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام وقت سوال و جواب

ہے اس لئے آپ نے انہیں کہا کہ پہلے آپ نکلو پیچھے میں نکلوں گا۔ جب وہ نکل گئے اور بعد میں حضرت صاحب نکلے تو آپ نے ابھی ایک قدم سیڑھی پر رکھا تھا کہ چھت گر گئی۔ دیکھو آپ انجینئر نہ تھے کہ چھت کی حالت کو دیکھ کر سمجھ لیا ہو کہ گرنے کو تیار ہے علاوہ ازیں جب تک آپ اصرار کر کے لوگوں کو اٹھاتے رہے اس وقت تک چھت اپنی جگہ قائم رہی اور جب تک آپ نہ نکل گئے تب تک بھی نہ گری مگر جونہی کہ آپ نے پاؤں اٹھایا چھت زمین پر آ گری۔ یہ امر ثابت کرتا ہے کہ یہ بات کوئی اتفاقی بات نہ تھی بلکہ اس مکان کو حفیظ ہستی اس وقت تک روکے رہی جب تک حضرت مسیح موعود جن کی حفاظت اس حفیظ کے مدنظر تھی اس مکان سے نہ نکل آئے۔ پس صفت حفیظ کا وجود ایک بالا رادہ ہستی پر شاہد ہے اور اس کا ایک زندہ گواہ ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کو بادل کے ذریعہ دھوپ کی شدت سے محفوظ رکھنے کا اعجازی نشان بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں امرتسر سے یکے پر سوار ہو کر روانہ ہوا ایک بہت موٹا تازہ ہندو بھی میرے ساتھ ہی یکے پر سوار ہوا اور وہ مجھ سے پہلے یکے کے اندر بیٹھ گیا اور اپنے آرام کی خاطر اپنی ٹانگوں کو اچھی طرح پھیلا لیا حتیٰ کہ اگلی سیٹ جہاں میں نے بیٹھنا تھا وہ بھی بند کردی اس میں بھی روک ڈال دی چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں تھوڑی سی جگہ میں بیٹھا۔ ان دنوں دھوپ بہت سخت پڑتی تھی کہ انسان کے ہوش باختہ ہو جاتے تھے۔ مجھے دھوپ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی بھیجی جو ہمارے یکّے کے ساتھ ساتھ سایہ کرتی ہوئی بٹالے تک آئی۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ ہندو کہنے لگا کہ آپ تو خدا تعالیٰ کے بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔

س: صوفی احمد جان صاحب نے سلوک کی منازل طے کرنے کے لئے اپنے پیر صاحب کی کیسے خدمت کی؟

ج: فرمایا! حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانہ والے حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے مگر ان کی روحانی بینائی اتنی تیز تھی کہ انہوں نے دعوے سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

انہوں نے یعنی منشی احمد جان صاحب نے اپنی اولاد کو نصیحت کی تھی کہ میں تو اب مر رہا ہوں مگر اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنا کہ مرزا صاحب نے ضرور ایک دعویٰ کرنا ہے اور میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ مرزا صاحب کو قبول کر لینا۔ غرض اس پائے کے وہ روحانی آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی جوانی میں بارہ سال تک وہ چکی جس میں بیل جویا جاتا ہے اپنے پیر کی خدمت کرنے کے لئے چلائی۔ پیر صاحب نے ان کو ایک چکی پر لگا دیا تھا تاکہ وہ چکی چلے اور بارہ سال تک اس کے لئے آٹا پیستے رہے تب انہوں نے روحانیت کے سبق ان کو سکھائے یعنی بارہ سال تک جب وہ چکی پیستے رہے بیل کی طرح تب پیر صاحب نے ان کو روحانیت کے کچھ سبق دیئے۔

س: حضور انور نے کن دو افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: (1) مکرم نعمان احمد انجم صاحب ابن مکرم کریم الدین صاحب آف ملیر رفاع عام سوسائٹی کراچی کو مورخہ 21 مارچ 2015ء کو شام قریباً پونے آٹھ بجے ان کی دکان پر آکر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

(2) مکرم فاروق احمد خان صاحب نائب امیر جماعت ضلع پشاور بوجہ Road accident وفات پا گئے۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ ادارہ دارالصناعۃ کے کارکن مکرم مبشر احمد قریشی صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے ICU میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم افتخار احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر 3 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ نیز میرے والد مکرم احمد دین صاحب ولد امام دین صاحب دارالنصر وسطی بعمر 78 سال کچھ عرصہ قبل ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے والد صاحب اور بیٹے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ رقیہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبدالقادر صاحب زوجہ مکرم مقصود احمد صاحب وصیت نمبر 42662 نے مورخہ یکم جنوری 2005ء کو گولبازار ربوہ سے وصیت کی تھی۔ 2011 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ ان کا آخری ایڈریس والٹن ورکشاپ لاہور تھا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۞ مکرم راشد محمود صاحب ولد مکرم شمس الدین صاحب وصیت نمبر 85882 نے مورخہ 20 اکتوبر 2008ء کو شیخوپورہ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ/فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مورچری کی سہولت

۞ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تعطیل

مورخہ یکم مئی 2015ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اور قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

کوٹھی برائے کرایہ اور کار برائے فروخت

یورپین طرز تعمیر کی حامل پانچ بیڈ رومز پر مشتمل ایک کوٹھی واقع محلّہ دار الیمن وسطی حمد ربوہ کرایہ پر دستیاب ہے۔ نیز ایک عدد کار سوزوکی کلٹس ماڈل 05 جینوئن اور بہت اچھی کنڈیشن برائے فروخت ہے۔

رابطہ نمبر: 0336-7802229

WARDA فیبرکس

تبدیلی آنہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے **لان ہی لان**

کرینکل شفون دوپٹہ 4P	کلاسک لان 3P	عجوہ لان 3P
950/-	750/-	900/-

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

Job Opportunity

A Jhelum based company needs Office Superintendent/ Personal. Secretary. Candidate Should have proficiency in English, Urdu. drafting, Typing and dispatch/receipt of letters. Computer skill and short hand knowledge will be preferred. candidate will be Jhelum based. Good salary, residence, etc: will be provided. Send you resume on: pakchip@gmail.com

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔

نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے

145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

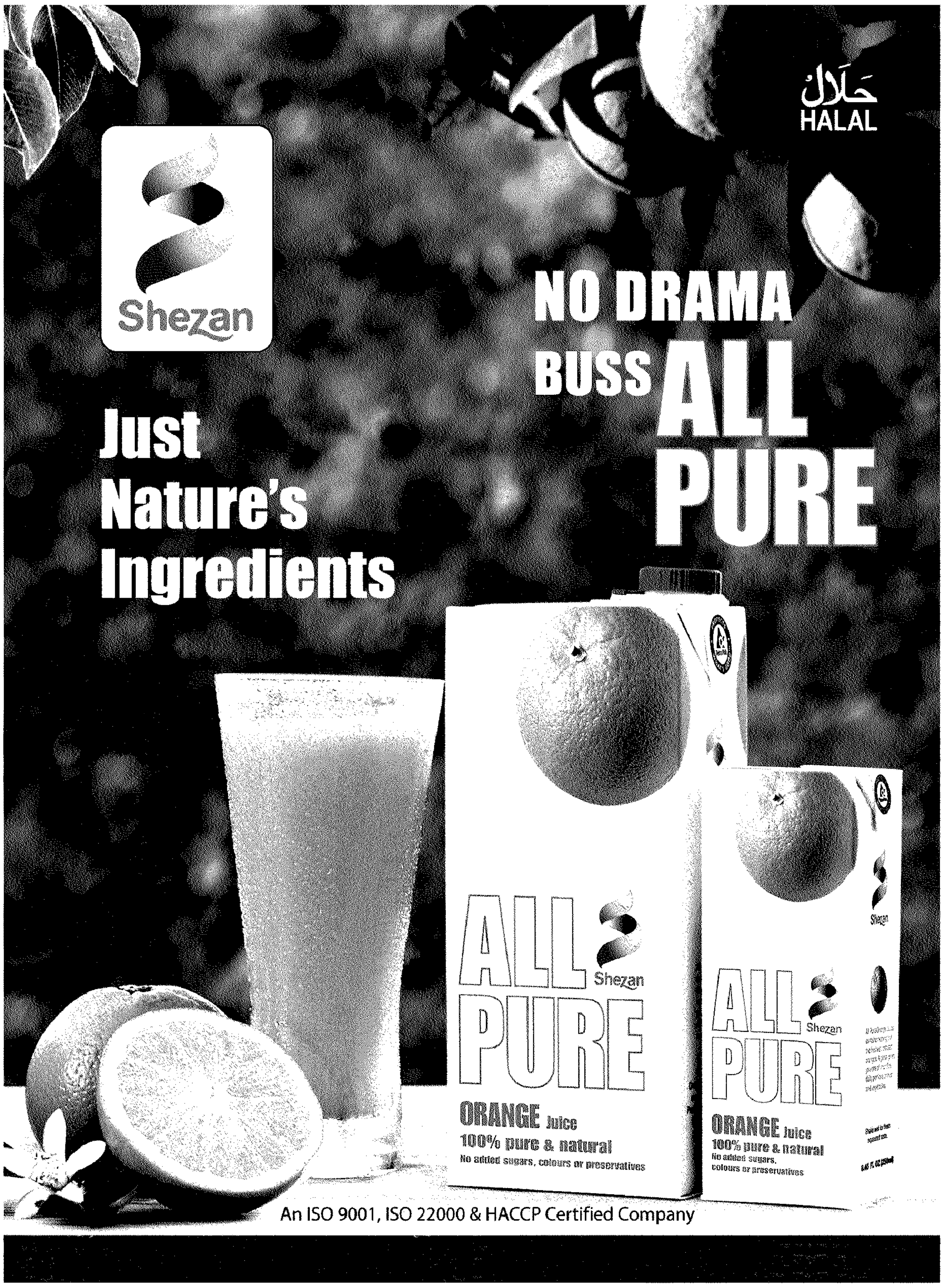

ربوہ میں طلوع وغروب 30/اپریل

طلوع فجر	3:55
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:50

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30۔اپریل 2015ء

6:10 am جلسہ سالانہ کینیڈا
7:10 am دینی وفقہی مسائل
9:55 am لقاء مع العرب
11:55 am بیت الرحمٰن کا افتتاح 18 مئی 2013ء
2:10 pm ترجمۃ القرآن کلاس

عباس شوز اینڈ کُھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کُھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2015-16 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت

میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔

بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں

☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10